کہیں تم بھی

موسمی نہ بن جانا۔۔!!

از: عائشہ أمۃ النور بنت جمیل الدین

کہیں تم بھی موسمی نہ بن جانا۔۔۔۔!!

گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ یہ مبارک رمضان بھی بڑی تیزی کے ساتھ رخصت کی دہلیز پر آ کھڑا ہے، ہر بار کی طرح اس مرتبہ بھی ڈھیر ساری نیکیوں کی توفیق سے اللہ سبحانہ وتعالی نے ہمیں نوازا ہے، اس مبارک مہینے کی برکت یہ بھی ہے کہ انسان کمزور و گنہگار ہونے کے باوجود خود میں موجود کئی ساری خوبیوں کا مشاہدہ کرتا ہے، برائیوں سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہے، کئی سارے انواع کی عبادات سرانجام دیتا ہے نیز ان عبادات کی قبولیت کے لئے خوب دعائیں بھی کرتا ہے (فلله الحمد والمنه)۔

یہ مہینہ خود بھی مبارک ہے اور ہم سب کے لئے باعثِ رحمت و برکتوں والا ہے، اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ اس مبارک مہینے کے ذریعے اپنے مؤمن بندوں کی تربیت کرتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآنِ مجید میں روزے کی فرضیت کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ " لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ "[1] "تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"۔

یہ عبادت (روزہ) چوں کہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لئے بہت اہم ہے، اس لئے اسے ہم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔[2]

یعنی ماہِ رمضان "ماہِ تربیہ" ہے۔۔!!

"تربیت" کا معنی و مفہوم بہت وسیع ہے، اس کی وضاحت مقصود تحریر نہیں ہے۔ بلکہ ہر کوئی فردا فردا اپنا جائزہ لیں کہ اس ماہ مبارک میں آپ کے اندر کس کس طرح کی تبدیلی آئی

۱۔ البقرة : ۱۸۳

۲۔ خلاصه : احسن البيان

ہے۔۔؟ ایسی کون کونسی عبادات آپ نے انجام دی ہے جن کا عام دِنوں میں اہتمام نہیں کیا جاتا تھا، نیز اس کے کیا اسباب تھے؟ الغرض انسان کا اپنا محاسبہ ہی اس کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہے کہ ماہ رمضان انسانی نفس کی تربیت کا مہینہ ہے۔

رمضان کا مہینہ مؤمن کے لئے مثلِ موسمِ بہار ہے یعنی خوشی اور عروج کا مہینہ ہے، لہٰذا بندہ مؤمن کو چاہیے کہ وہ اس مبارک مہینے کی قدر کرے، اور رمضان میں جو عبادت وہ انجام دیتا رہا اُس کو بعد رمضان بھی جاری رکھے، چالاک وہی ہے جو اس مہینے سے فائدہ حاصل کر لے، اگر پریکٹیکلی بھی دیکھا جائے تو انسان اُس چیز کا عادی بن ہی جاتا ہے جس پر وہ مداومت برتے۔

جو انسان رمضان کا مکمل مہینہ روزہ رکھ سکتا ہے تو وہ ہر ماہ چند نفل روزے ضرور رکھ سکتا ہے، جو شخص پورے رمضان میں سنت مؤکدہ کی پابندی کر سکتا ہے تو وہ غیر رمضان میں بھی ان سنتوں کی پابندی کر سکتا ہے، جو شخص تراویح کا اہتمام کر سکتا ہے وہ ضرور نوافل کا اہتمام کر سکتا ہے، جو آخری عشرے میں رات جاگ سکتا ہے وہ ضرور تہجد گزار بن سکتا ہے، جو شخص دن میں ایک پارے کی تلاوت کر سکتا ہے وہ عام دِنوں میں کم از کم ربع حصہ ضرور تلاوت کر سکتا ہے، جو شخص ماہ رمضان میں دل کھول کر اللہ کی راہ میں خرچ کر سکتا ہے تو وہ غیر رمضان میں بھی غریبوں اور محتاجوں کی مدد کر سکتا ہے۔۔۔ وغیرہ۔ (ساتھ میں توفیقِ الٰہی کے لئے دعائیں بھی لازم ہے)

آپ خود کو عام نہ سمجھیں، آپ میں بہت ساری خوبیاں موجود ہیں، آپ یقیناً رب کے محبوب ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی ساری نیکیاں کرنے کی توفیق دی ہے۔۔۔ بس ان خوبیوں کو نہ گنوائیں۔۔۔!! کہیں آپ بھی موسمی نہ بن جائیں جو صرف ماہ رمضان میں ڈھیر ساری عبادات انجام دے اور رمضان کے رخصت ہوتے ہی عبادات سے لاتعلق ہو جائے۔۔۔!!

اپنے نیک اعمال میں مداومت برتیں۔۔!!یقیناًاللہ رب العالمین کو وہی اعمال محبوب ہیں جن پر مداومت (ہیشگی) برتی جائے گرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا:«أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ» وَقَالَ : «اكْلَفُوا مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ» [۳]

" جس پر ہمیشگی برتی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو، اور فرمایا: نیک کام کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی طاقت رکھتے ہو۔(جو ہمیشہ جاری رہے)"

فراقِ رمضان سے روح غم زدہ ہے، دل کراہ رہا ہے، آنکھوں میں آنسو جاری ہے۔۔۔ رمضان تو اگلے سال بھی ضرور آئے گا ان شاء اللہ، مگر ہم اس وقت رہیں گے یا نہیں اس کی کوئی گارنٹی نہیں، موقع کو غنیمت جانیں، موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانیں۔! اللہ تعالی کی طرف رجوع کریں، ڈھیر سارے نیک اعمال اپنے ساتھ لے جانے کی تیاری میں لگ جائیں۔

اللہ رب العالمین اس ماہ مبارک کو ہمارے گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنائے، سارے عبادات کو قبول فرمائے، ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے، ہم تمام کو تقویٰ والی زندگی عطا کرے، اگلے رمضان کو ہمارا مقدر بنا دے، رب العالمین ہم تمام سے راضی ہو جائے، آمین یارب العالمین۔

از: عائشة أمة النور بنت جميل الدين

۳۔ صحيح بخاری : ٦٤٦٥